علوم حدیث کے نئے اصول

ابو حیان عادل سعید

کیا 2020 میں کراچی سے پشاور تک گھوڑے پر سفر کرنے پر کسی نے غور کیا.... اگر کوئی اس پر اصرار کرے تو لوگ اسے ذہنی مریض سمجھیں گے



اصول حدیث کے نئے زاویئے

ابو حیان سعید

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب احادیث، اصحاب رسول سے منسوب آثار و روایات کو جانچنے کے لیئے جو اصول قدماء نے وضع کیئے تھے وہ اب اپنی اہمیت کھوتے جا رہے ہیں۔ اب سن 2020ء کے دور میں اگر کوئی ڈائل کرنے والے ٹیلیفون سیٹ پر اصرار کرے یا کراچی سے پشاور کا سفر گھوڑے پر کرنے پر اصرار کرے تو اس پر کوئی تبصرہ کرنا بھی حماقت ہی سمجھا جائے گا۔

احادیثِ رسول کو پرکھنے کے لیئے سب سے اول چیز ہے سند دوئم متن۔ سوئم درایت۔

سند کے معاملے میں قدیم زمانے میں ایک اصطلاح وضع کر لی گئی تھی جسے "سلسلۃ الذہب Golden chain of Narrations سند کی سنہری چین۔ یہ تھی "مالک از نافع از ابن عمرؓ" یعنی امام مالک بن انسؒ نے سنا نافع مولی ابن عمر سے اور انہوں نے سنا عبداللہ بن عمرؓ سے۔ نافع - عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام تھے لیکن چونکہ حافظہ کمزور تھا اسلیئے ابن عمر اپنے شاگردوں کے ساتھ بیٹھنے سے منع کرتے تھے تو نافع چھپ چھپ کر سنتے تھے۔ نافع نے ابن عمرؓ سے سماعت کی لیکن حافظے کے کمزوری کا مسئلہ لاحق تھا۔ ابن عمرؓ کی وفات کے بعد نافع خود محدث بن بیٹھے اور درجنوں شاگردوں کے سامنے ابن عمرؓ کی روایات سنایا کرتے تھے

(2) نافع سے مالک بن انس نے بھی احادیث سماعت کیں۔ مالک بن انس کے شاگردوں نے اپنے استاد کو آسمان پر اڑانا شروع کر دیا اور یہ سلسلۃ الذھب کی کہانی گھڑ لی گئی۔ اسکے علاوہ اور بھی کئی لوگوں نے رنگ برنگ سلاسل الذھب وضع کر لئے۔ ان تمام سلاسل الذھب کا بنیادی مقصد اپنے اپنے استاد کو آسمان پر اڑانا ہے۔ بہرحال اب آتے ہیں اصل موضوع کی طرف کہ احادیث کی جانچ پڑتال اور پرکھ کے لئے سب سے پہلا مرحلہ ہے "سند" یعنی کون کون لوگ اس روایت کو بیان کر رہے ہیں۔ اسناد کی جانچ پڑتال سب سے مشکل مرحلہ رہا ہے کیونکہ اسناد میں بڑے بڑے نام سامنے آتے ہیں جنکے بارے میں زبان کھولتے ہوئے اچھے اچھوں کے حواس جواب دے جاتے ہیں۔ اسناد کے بارے میں چند معروضات بیان کرتا چلوں۔

(1) عبدالرزاق بن ہمام - معمر - ابن شہاب زھری کی سند سے تمام روایات کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(2) سعید بن جبیر - ابن عباس کی سند سے تمام روایات وضعی ہیں

(3) مالک - ابن شہاب زھری کی سند سے روایات اعتبار کے قابل نہیں ہیں۔

(4) سفیان ثوری - زھری - ابن عمر کی سند قابل اعتبار نہیں ہے

(5) لیث بن سعد - ابن شہاب زھری کی سند قابل اعتبار نہیں ہے

(6) شعبہ بن الحجاج - ابی جمرہ - ابن عباس تمام روایات وضعی ہیں

(3) نافع مولیٰ ابن عمر کی یادداشت کا یہ حال تھا کہ اپنے شاگرد امام مالک بن انس کو قصہ سناتے تھے

حدثنی عن مالک عن نافع أنَ ابن عمر
كَانَ يَنَامُ جالِسًا ، ثُمَّ يُصَلّي ولا يتوضّا

کہ ابن عمرؓ بیٹھے بیٹھے سوجاتے تھے پھر نماز پڑھ لیتے تھے اور وضو نہ کرتے۔ (موطأ امام مالک ، کتاب الطہارۃ صفحہ 48)

• جمع القرآن کے سلسلے میں زہری کی تمام روایات جھوٹ، تدلیس، ادراج کا پلندہ ھیں۔

بحوالہ: (1) روایات کا قرآن از علامہ السید سیفی المصری صفحہ 11-9.
(2) کتاب المعتصر من المختصر صفحہ 125
(3) طبقات المدلسین صفحہ 15
(4) تذکرۃ الحفاظ جلد 2 صفحہ 106
(5) تہذیب التہذیب
(6)

— ابراھیم بن سعد — زھری کی سند سے تمام روایات موضوع ھیں
(تہذیب التہذیب جلد 1 صفحہ 122)

- محمد بن بشار - محمد بن جعفر غندر - شعبہ کی سند غلاظت کا پلندہ ہے
(یہ تینوں ولد المتعہ ھیں)

(7) الحسن الحلوانی - عبدالرزاق - ابن جریج تمام روایات جھوٹ کا پلندہ ہیں۔

(8) عبدالرزاق - ابن جریج - عطاء بن ابی رباح تمام کی تمام جھوٹی روایات ہیں

(9) محمد بن کثیر - سفیان ثوری - منصور - ابراہیم کی سند سے بیان کردہ تمام روایات وضعی ہیں۔

(10) ہشام - معمر - زہری - عبیداللہ بن عبداللہ سب کی سب وضعی روایات ہیں۔

(11) یونس - زہری - عبیداللہ بن عبداللہ کی سند سے بیان کردہ تمام روایات وضعی ہیں۔

(12) علی بن حمزہ الکسائی الکوفی تمام روایات جھوٹی ہیں۔

(13) علی المدینی کی وہ تمام روایات جو وہ عبدالرزاق بن ہمام سے کر رہا ہے انکی کوئی اصل نہیں ہے۔

(14) سفیان ثوری - مغیرہ بن نعمان - سعید بن جبیر کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(15) ابن شہاب زہری - سعید بن المسیّب - ابوہریرہ کی سند سے تمام روایات وضعی ہیں۔

(16) عطا بن ابی رباح - سعید بن المسیّب سب وضعی ہیں۔

(17) اوزاعی - عطا بن ابی رباح کی کوئی اصل نہیں ہے

(18) اوزاعی - ابن شہاب زہری سب جھوٹی روایات ہیں۔

(19) اوزاعی - محمد الباقر سب کی سب وضعی روایات ہیں۔

- ابراھیم نخعی کی وہ تمام روایات جو وہ عبداللہ رض بن مسعود سے کریں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ عبداللہ بن مسعود 32 ہجری میں موت ہوگئی تھی اور ابراھیم نخعی کی پیدائش 38 ہجری کی ہے۔
- ابن سیرین کی روایات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ وہی ابن سیرین ہے جو اپنی موت 110 ہجری سے پہلے، 255 ہجری میں پیدا ہونے والے امام بخاری کو ابوبکر صدیق اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم سے افضل بتا رہا ہے بلکہ کئی انبیاء سے بھی افضل بتاتا ہے۔ کیا چمتکار ہے ابن سیرین کا کہ 150 سال بعد ہونے والے واقعات کی پیشنگوئیاں کرتا ہے۔
  کیا اس ابن سیرین کو غیب کا علم تھا ؟؟
- ابو یعلی موصلی (307 ہجری م) کی کتاب "المسند الکبیر" کی کوئی اصل نہیں ہے۔
- حماد عن ابی حنیفہ عن عطیہ العوفی عن ابو سعید کی کوئی اصل نہیں ہے۔
- نعیم بن حماد - عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی کوئی اصل نہیں ہے

(20) علی المدینی ۔ شعبہ بن الحجاج سب کی سب وضعی ہیں ۔

(21) قتادہ کی سند کی کوئی اصل نہیں ہے ۔

(22) محمد بن سائب الکلبی ۔ عطیہ الکوفی (عوفی) ۔ فضیل بن مرزوق
سعید بن زربی ، خالد بن مخلد (راوی بخاری و مسلم) کی
تمام کی تمام روایات خباثت کا گڑھ ہیں ان کی کوئی اصل نہیں ہے

(23) محمد بن حمید الرازی (استاذ ابن جریر طبری) کی تمام روایات
جھوٹ کا پلندہ ہے ۔

(24) ابن شہاب زہری سے مالک بن انس ۔ معمر ۔ عقیل ۔ یونس بن یزید
۔ شعیب ۔ ابن عیینہ کی سند کی کوئی حیثیت نہیں ہے ۔

(25) ام المومنین ام سلمہ رض سے منسوب تمام روایات جھوٹ
کا پلندہ ہے ۔

(26) ام المومنین عائشہ صدیقہ رض، ابوبکر صدیق رض عمر بن الخطاب رض
کے متعلق ابن شہاب زہری کی تمام روایات جھوٹی ہیں ۔

(27) ہشام بن عروہ کی عراقی راویوں سے روایات جھوٹ کا
پلندہ ہیں ۔

(28) محمد بن المثنی ۔ یحییٰ ۔ اسماعیل ۔ قیس ۔ ابن مسعود رض
کی کوئی حیثیت نہیں ۔

(29) نصر بن مزاحم المنقری الکوفی العطار کی روایات کی
کوئی حیثیت نہیں ہے ۔

مندرجہ بالا موضوع سند کے بعد اب نمبر آتا ہے "متن" کا۔
یعنی سند کے بعد جو قصہ بیان ہو رہا ہے وہ متن کہلاتا ہے۔

① جابر بن عبداللہ انصاری سے منسوب کردہ آل علی رضؓ یا اہل بیت کرام سے متعلق تمام روایات جھوٹی ہیں۔

② آل علی رضؓ - آل عقیل رضؓ، آل عباس رضؓ، آل جعفر رضؓ کے مناقب و فضائل کے لیئے بیان کردہ روایات کی کوئی اصل نہیں ہے۔

③ "کتاب الفتن" نامی شیطان کی خالہ کا کوئی تحقیقی وجود نہیں ہے
یہ نعیم بن حماد کے دماغی اختراع کا نتیجہ ہے۔

④ عمرو بن العاص رضؓ کے پڑپوتے عمرو بن شعیب بن عبداللہ بن عمرو بن العاص کا مجموعہ "الصحیفہ الصادقہ" محض گپ شپ ہے۔

⑤ عبدالرزاق بن ہمام کی تفسیری روایات وضعی ہیں

⑥ عکرمہ مولیٰ ابن عباس کی تفسیری روایات کی کوئی اصل نہیں ہے۔

⑦ نافع مولیٰ ابن عمر کی تفسیرہ روایات محض گپ شپ ہیں۔

⑧ علی رضؓ بن ابی طالب، عبداللہ رضؓ بن مسعود، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ عبداللہ رضؓ بن عباس سے منسوب وہ تمام روایات جو مختلف مصاحف القرآن کے بارے میں ہیں سب کی سب جھوٹی اور وضعی ہیں۔

(۹) لوح فاطمہ کی تمام روایات وضعی ھیں۔

(۱۰) حدیث ثقلین کی تمام کی تمام روایات جھوٹ کا پلندہ ھیں

(۱۱) حدیث الکساء متن اور درایت دونوں کے لحاظ سے محض گپ شپ ھے۔

* (12) مسئلہ وصیہ کی تمام روایات گپ شپ ھے۔ (فتنۂ انکار قرآن کو بنیاد)

* (13) قرطاس و قلم کی تمام روایات وضعی ھیں۔

(۱۴) 7 ہجری سے قبل گدھوں کا گوشت کھانے والی اور متعہ والی تمام روایات واہیات بکواس ھے۔

(۱۵) فدک کے تمام واقعات متن اور درایت کے لحاظ سے جھوٹ کا پلندہ ھیں۔

(۱۶) حدیث المنزلہ وضعی روایت ھے۔

(17) حدیث مہدی سند، متن اور درایت کے لحاظ سے انتہائی مضحکہ خیز ھے۔

(18) غدیر خم کے واقعات صرف کہانی ھیں۔

(19) اصحاب رسول کریم ﷺ کی مفضلیت کے بارے میں رافضیوں اور ناصبیوں کی تمام روایتیں جھوٹ کا پلندہ ھیں۔ (اصحاب رسول ﷺ کی فضلیت کے بارے میں الگ مضمون میں بیان کیا جا چکا ھے کہ اصحاب رسول ﷺ کی مفضلیت کے بیان میں القرآن الکریم میں تفصیلی بیان موجود ھیں)

(20) رسول کریم پر جادو ہونے کی تمام روایات جھوٹی اور وضعی ھیں۔ سند، متن، درایت کے لحاظ سے انکی کوئی حیثیت ہے

(21) ام المومنین عائشہ صدیقہ کا رسول کریمؐ سے نکاح بعمر 6 سال اور رخصتی بعمر ۹ سال - انتہائی مضحکہ خیز داستان ہے۔ سند، متن، درایت کے لحاظ سے ان داستانوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے

(22) بخاری میں درج صحابیٔ رسول عبداللہ بن مسعودؓ سے منسوب دجالی روایات جن میں "خصّی" ہونے کی خواہش ظاہر کی گئی کو اٹھا کر گندے نالے میں پھینک دینا چاہیئے۔
(بخاری 5071)

(23) متن کی اہمیت کے بارے میں ایک چھوٹا سا واقعہ شیئر کرنا چاہتا ہوں۔ دورہ حدیث یا مطالعۂ حدیث کی ابتداء صحاح ستہ میں شامل "سنن نسائی" (مولفٔ ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب المعروف بہ امام نسائیؒ) سے کی۔ علم حدیث میں پہلا عشق "سنن نسائی" سے ہوا۔ امام نسائیؒ کے بارے میں بے شمار مضامین پڑھ ڈالے اور تو اور سنن نسائیؒ کو درجنوں بار دہرائی کی (۲۱۶ ہجری - 303 ہجری)۔ امام نسائیؒ کی شہادت کے واقعات پڑھنے کے دوران انکی ایک تالیف "خصائص علی علیہ السلام" کا بہت شہرہ پڑھنے کو ملا۔ بڑی تگ و دو کے بعد یہ رسالہ دستیاب ہوا جسکا ترجمہ علامہ صائم چشتی نے کیا اور چشتی کتب خانہ (فیصل آباد) سے شائع کیا (اب تو عام دستیاب ہے)۔ اس کے مطالعے کے بعد امام نسائیؒ کے بارے میں تمام نظریات و عقیدت

دھویں میں تحلیل ہوگئی کہ امام المحدثین، حافظ الحدیث اور
پتا نہیں کیا کیا امام نسائی کو اصحاب الرسولؓ کے بارے میں
القرآن الکریم کے انتہائی واضح اور روشن بیان کے بعد بھی ایسی
من گھڑت اور جھوٹی روایات کو قلم بند کرنے کی ضرورت پڑی
جنکا کوئی سر ہے نہ پیر۔ فقط رافضیت ہی رافضیت
بھری ہوئی ہے۔ سند کو تو چھوڑ ہی دیں متن کے لحاظ سے
واہیات باتوں سے بھری ہوئی ہیں۔ 6 لاکھ سے زائد روایات
کے حافظ کو القرآن الکریم میں سے اصحاب رسولؐ کی فضیلت
کے بارے چند درجن آیات بھی نہ مل سکیں کہ اُس نے دامادِ رسولؐ،
خلیفۂ راشد امیر المومنین علی ابن ابی طالبؓ کی شان میں جھوٹی اور من گھڑت
روایات استعمال کیں۔ ایک بار پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ اصحابِ رسولؓ
کے بارے میں القرآن الکریم جو بیان ہوا ہے وہ اصحاب رسول کریمؐ
کی فضیلت میں انتہائی مکمل بیان ہے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ